Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | بدھ - ۱۷ - ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ، ۹ - احسان ۱۳۷۲ہش، ۹ - جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۲۹

عزّت کا معیار ـ تقویٰ

مناصب کا ایک تعلق عزت سے بھی ہؤا کرتا ہے۔ لیکن قرآن کریم نے عزت کا جو نظریہ پیش فرمایا ہے اس میں عزت کو مناصب میں نہیں رکھا۔ بلکہ تقویٰ میں رکھ دیا ہے۔ یعنی منصب تب تک عزت کے لائق ہے جب تک وہ تقویٰ کے نور سے بھرا ہؤا ہو۔ منصب جب تقویٰ سے خالی ہو جائے تو عزت سے خالی ہو جاتا ہے۔ فرمایا۔ تمہاری عزت کے معیار جو کچھ بھی ہوں لیکن خدا کے نزدیک سب سے معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

”انسان کو عمل اور کوشش کی ضرورت ہے۔ کفّارہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ جیسا جسمانی نظام ہے ویسا ہی رُوحانی نظام ہے۔ نظامِ جسمانی میں ایک کاشتکار کی مثال ہی کو لے لو۔ وہ کس محنت سے قلبہ رانی کرتا ہے اور بیج بوتا اور پانی دینے وغیرہ کی محنت برداشت کرتا ہے۔ کیا اُسے کسی کفّارہ کی ضرورت ہے؟ نہیں بلکہ اُسے محنت اور عمل کی ضرورت ہے۔ اس بات کو ہم مانتے ہی نہیں کہ بجُز کفّارہ کے کوئی راہِ نجات ہی نہیں۔ بلکہ کفّارہ تو انسانی ترقیات کی راہ میں ایک روک اور پتھّر ہے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۷۸-۶۷۹)

پانچ ہزار واقفین عارضی کی ضرورت

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں:

”پھر موصیان کے ذمّہ ایک یہ کام بھی کیا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی عام تربیت کے معیار کو بلند کرنے کیلئے ان کی کوششوں سے کم از کم پانچ ہزار واقفین عارضی ہمیں ملنے چاہئیں۔“

(الفضل ۴۔ فروری ۱۹۷۳ء)

افراد جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کر کے اس روحانی تحریک کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی۔ ربوہ)

مرکزِ سلسلہ میں خدمت کا نادر موقع

خلافت لائبریری صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں یکم جولائی ۹۳ء سے ایک اسسٹنٹ لائبریرین جو لائبریری سائنس میں ماسٹر ڈگری (M.L.S.C.) کے حامل ہوں کی ضرورت ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق نائب ناظر کے ابتدائی گریڈ پر تقرر ہوگا۔ مرکز سلسلہ میں خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلص احمدی نوجوان اس آسامی کے لئے اپنی درخواست حسب ذیل کوائف کے ساتھ مکرم امیر صاحب یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے بعد ۲۰ جون ۹۳ء تک بھجوادیں۔

کوائف: ۱۔ نام مع ولدیت ۲۔ عمر بمعہ تاریخ پیدائش۔ ۳۔ ڈگری کی سند اصل یا مصدقہ نقل۔ ۴۔ شادی شدہ یا غیر شادی شدہ۔ ۵۔ مکمل پتہ۔

انچارج خلافت لائبریری ربوہ

پاکیزگی اور صفائی کا اہتمام کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خواتین کو بھی توجہ کرنی چاہیئے اور صاف ستھرا رہنا چاہیئے۔ پاکیزہ رہنا چاہیئے۔ گھر سے بدبو کو دور کرنا چاہیئے بعض بیچاری غریب عورتیں مجبور ہیں۔ کپڑے بھی زیادہ نہیں ہوتے پھر پیاز کاٹے۔ کھانا پکایا۔ اس کی بدبو بدن میں رچ گئی کپڑوں میں رچ گئی۔ لیکن جو نظیف طبیعت کی عورتیں ہیں۔ وہ پھر بھی صاف رہتی ہیں۔ پس یہ ہوسکتا ہے۔ غربت حائل نہیں ہو سکتی۔ بعض خواتین کو میں نے دیکھا ہے وہ پیاز کو پانی کے اندر رکھ کر کاٹتی ہیں۔ باہر نہیں کاٹتیں کیونکہ اس سے ایک تو پیاز کے جو بخارات ہیں وہ آنکھوں کو تنگ نہیں کرتے اور آنسو نہیں گرتے آنکھوں میں سوزش نہیں پیدا ہوتی۔ دوسرے اسکی بدبو جسم پر نہیں پھیلتی پانی کے اندر ہی رہ جاتی ہے تو اگر ایک انسان سلیقے کے ساتھ رہنا چاہے تو غربت میں بھی رہ سکتا ہے۔ ایک غریب خاندان کے متعلق مجھے ذاتی طور پر علم ہے۔ بہت پرانی بات ہے جب مجھے علم ہوا اور میں نے پوچھ کر دیکھا تو واقعۃً یہ بات درست نکلی کہ ان بچوں کے ماں باپ نے یہ دستور بنایا تھا کہ روزانہ اپنے کپڑے دھو کر ڈالتے تھے اور بچوں کو بھی یہ سکھایا تھا کہ جب واپس آؤ تو دھلا ہوا کپڑا جو ماں نے تیار کر رکھا ہوتا تھا وہ پہنو اور سکول کا کپڑا دھوؤ۔ اب یہ ہوسکتا ہے کہ بعضوں کے لئے تکلیف مالا یطاق ہو لیکن نمونہ ضرور ہے کہ غربت میں بھی انسان صاف رہ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے حوالے سے ساری باتیں چل رہی ہیں۔ آپ کی طرزِ بود و باش نہایت غریبانہ تھی اور کپڑے خود سیتے تھے۔ پیوند لگا لیا کرتے تھے مگر پاکیزہ بدن۔ پاکیزہ لباس۔ صاف ستھرا خوشبو سے معطّر۔ یہ زینت ہے۔ زینت کا یہ مطلب نہیں کہ فیشن کرو اور مہنگے مہنگے کپڑے خریدو اور گوٹہ کناری لگاؤ۔ جو زینت محمد رسول اللہ ﷺ کی زینت ہے وہی زینت ہے اور جو عورتیں صاف بدن پاک بدن ہوں اور اچھے کپڑے ان معنوں میں پہنیں کہ صاف ستھرے نظیف ہوں اور خوشبو لگاتی ہوں تو وہ لازماً سکینت کا سامان بنیں گی۔ پس یہاں امیر غریب کی بحث نہیں ہے۔ ہر شخص جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ آپکی زینت اخذ کر سکتا ہے۔ یہ اصول ہے اسے اچھی طرح یاد رکھیں۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۶، مارچ ۹۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹- احسان ۱۳۷۲ ہش ۹- جون ۱۹۹۳ء

قوم کا خادم - قوم کا سردار

بعض چھوٹی چھوٹی باتیں بڑے بڑے نتائج پیدا کرتی ہیں ضرورت صرف اس بات کی ہوتی ہے کہ انہیں پوری طرح سمجھا جائے۔ ان پر غور کیا جائے اور ان کی تہ تک پہنچا جائے۔ ایسی ہی ایک بات یہ ہے کہ قوم کا خادم قوم کا سردار ہوتا ہے۔ اس بات میں "خادم" کے لفظ پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اور "سردار" کے لفظ پر بھی۔ عام حالات میں ان کے معنی بالکل مختلف ہیں۔ خادم خادم ہی ہوتا ہے اور اسے خادم سمجھ کر اس سے کام لیا جاتا ہے۔ سخت دل لوگ خادم پر سختی بھی کرتے ہیں۔ اس کو اپنے برابر سمجھنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اسے بہت کمتر سمجھا جاتا ہے۔ اور اسی طرح سردار کے معنے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ وہ اپنی بڑائی میں مست ہوتا ہے۔ اور جائز و ناجائز رعب ڈالنے کو اپنا طرۂ امتیاز سمجھتا ہے۔ کسی کی سنتا نہیں۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جس سے جو چاہے کرواتا ہے۔ یہ تو ہیں خادم اور سردار کے عام معنی۔ اور یہی مفہوم زیادہ تر جانا اور پہچانا جاتا ہے۔

لیکن یہ کہہ کر کہ قوم کا خادم قوم کا سردار ہوتا ہے۔ "خادم" اور "سردار" کے معنی ہی بدل کر رکھ دئے۔ اور اسے ایسا بلند و بالا مفہوم دے دیا ہے کہ انفرادی اور قومی زندگی کی کامیابی کی کنجی بنا دیا ہے۔ مطلب اس بات کا یہ ہے کہ جو شخص قوم کی خدمت کرے گا۔ یہ نہیں کہ اس سے خدمت لی جائے گی۔ اس سے لوگ محبت کریں گے۔ اس کی عزت کریں گے اور اس کو سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔ اس میں از خود خدمت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ دل سے یہ بات اٹھے اور بغیر کسی لالچ کے اور بغیر کسی خوف کے۔ اور بغیر کسی کے اشارے کے خدمت کی جائے۔ یہی اصل خدمت ہے۔ ایسی خدمت میں کوئی کسی سے خدمت کے لئے نہیں کہتا۔ دل سے ہوک اٹھتی ہے۔ دل سے خدمت کا جذبہ ابھرتا ہے۔

دوسری طرف سرداری کا مفہوم بھی سمجھ میں آگیا۔ اصل سردار وہ ہے جس کی قوم عزت کرے۔ جس سے محبت کرے۔ جس کے ہاتھوں میں اپنا آپ دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور اپنے آپ کو محفوظ سمجھے۔

اس میں کیا شک ہے قوم کا خادم قوم کا سردار ہوتا ہے۔

چاند سورج تو عکس ہے تیرا
میری آنکھوں کا نور تجھ سے ہے
ہے مسخّر ہر ایک چیز تو کیا
میرے دل کا سرور تجھ سے ہے

ـــــ ابوالاقبال

دمِ صبحِ روزِ الست جب سرِ عام جاں طلبی ہوئی
تو بلیٰ بلیٰ کی صدا ہر اک لبِ عشق پر تھی چڑھی ہوئی

مٹا ظلمتوں کا نشاں نشاں ہوا نور نور مکاں مکاں
درِ کائنات ہیں ضوفشاں جو نہی شمعِ مصطفوی ہوئی

مجھے اختیار دیا تھا کیوں مجھے شرمسار کیا تھا کیوں
سرِ روزِ حشر بتا مجھے بھلا کس کی پردہ دری ہوئی

نہ وہ نور ہے نہ سرور ہے نہ شرارِ فکر و شعور ہے
مرا دل اجالے سے دور ہے کہ ہو شمع جیسے بجھی ہوئی

میرا جرم کیسا عذاب کیا مجھے خوف روزِ حساب کیا
میری روح روزِ ازل سے تختۂ دار پر ہے چڑھی ہوئی

نہ نظر سے حال عیاں ہوا نہ زبان ہی سے بیاں ہوا
مری داستاں ترے روبرو نہ خفی ہوئی نہ جلی ہوئی

یہ نصیرؔ ایک فقیر تھا جسے دوستوں نے بھلا دیا
کہ بغیر گور و کفن کے اب یہاں نعش ہے جو پڑی ہوئی

نصیر احمد خان

انسانی قدروں کی بحالی

انسانی قدروں کی بحالی کے ضمن میں عالمگیر تحریک چلانے کے سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہر پہلو سے اہل دانش، اہلِ قلم، اہلِ دل لوگوں کو جماعت احمدیہ کی طرف سے سمجھا کر محبت سے، پیار سے یہ باتیں پہنچانا ضروری ہیں اور سارا سال آئندہ دنیا کی ہر جماعت جو میرے اس پیغام کو سن رہی ہے اس میں چھوٹے بڑے سب شریک ہو جائیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ——

علمی مسائل

اس سے پہلے مضمون کو مکمل کیا ہے پہلے تو یہ بتایا تھا کہ عبادت صرف رب کی اور اس رب کی جس نے تم کو پیدا کیا ہو اور تمہارے آبا کو بھی پیدا کیا ہو صحیح ہو سکتی ہے کیونکہ وہی تمہاری قوتوں کی صحیح رہنمائی کر سکتا ہے۔ اب یہاں بتاتا ہے کہ آسمان و زمین بھی خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں اور ظاہر ہے کہ انسانی اعمال کا وجود ان اشیاء سے پیدا ہوتا ہے جو اس کے گرد و پیش ہیں آخر انسانی عمل کس چیز کا نام ہے؟ اس کی تجارت اس کی زراعت اس کی صنعت و حرفت اس کی سیر و سیاحت یہی اعمال ہیں جو انسان بجا لاتا ہے اور یہ سب امور زمین و آسمان اور ان کی تاثیرات سے پیدا ہوتے ہیں۔ پس وہی ہستی انسان کے اعمال کو صحیح رستہ پر چلا سکتی ہے جو زمین و آسمان اور ان کی تاثیرات کو پیدا کرنے والی ہے۔ دوسری کوئی ہستی اس بارہ میں کامل ہدایت نہیں دے سکتی کیونکہ وہ بوجہ ان اشیاء کی خالق نہ ہونے کے ان کی تاثیرات اور قوتوں کی پوری طرح واقف نہیں ہو سکتی۔ نہ وہ ان اشیاء کو انسان کی مدد پر لگا سکتی ہے۔ کیونکہ اسے ان پر کوئی اختیار حاصل نہیں۔ پس فرمایا کہ اس خدا کی عبادت کرو جس نے زمین کو تمہارے لئے فراش کے طور پر بنایا ہے۔ یعنی ایسا بنایا ہے کہ اس سے تم فائدہ اٹھا سکتے ہو اور اس میں آرام کر سکتے ہو۔

جیسا کہ حل لغات میں بتایا جا چکا ہے۔ فراش سے مراد اس طرح پھیلانے کے ہیں کہ اس پر آرام کیا جا سکے۔ پس زمین کو فراش کی طرح بنانے کے یہ معنے ہیں کہ اس میں انسان کے آرام کے سامان پیدا کئے گئے ہیں۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ زمین پر ہر قسم کا تصرف انسان کے آرام کا موجب نہیں ہوتا۔ یہی زمین انسان کی ہلاکت کا موجب بھی ہو جاتی ہے پس زمین کی طاقتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے بھی کسی قاعدہ اور دستور کی ضرورت ہے اور وہی قاعدہ اور دستور سب سے زیادہ مناسب ہو سکتا ہے جو زمین کے پیدا کرنے والے کی طرف سے مقرر کیا جائے۔ اسی طرح آسمان کو بطور چھت کے بنایا گیا ہے۔ یعنی حفاظت کا ذریعہ۔ سورج اور چاند اور ستاروں کی روشنیاں کس طرح ہزاروں فائدے انسان کو پہنچا رہی ہیں۔ مگر ان کی مخالف تاثیرات بھی ہیں جو انسان کے اخلاق و عادات پر اثر ڈالتی ہیں۔ ہزاروں بیماریاں اور حادثات اجرام فلکی کے دوروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سائنسدان تسلیم کریں یا نہ کریں دنیا پر بعض ایسے حوادث آتے ہیں جو زمینی تغیرات کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔ مثلاً میں نے دیکھا ہے کہ بعض ایام میں عورتیں کثرت سے اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔ بعض ایام میں لڑکیوں کی پیدائش کی کثرت ہوتی ہے اور بعض میں لڑکوں کی۔ بعض ایام میں تکلیف دہ زچگی کی شکایات بڑھ جاتی ہیں۔ بعض ایام میں دیکھا گیا ہے کہ ہڈی ٹوٹنے کے حادثات کثرت سے ہوتے ہیں۔ بعض ایام میں ریلیں کثرت سے ٹکراتی ہیں ان تغیرات کو محض حادثہ نہیں قرار دیا جا سکتا کیونکہ آخر اس کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے کہ کیوں بعض ایام میں گر کر سر کو چوٹ آنے کے حادثات زیادہ ہوتے ہیں اور بعض ایام میں گر کر لاتوں کو زیادہ ضربیں آتی ہیں۔ میں نے اپنے ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب سے اس کا ذکر کیا اور انہوں نے اس کا خیال رکھا۔ تو بعد میں کئی دفعہ اس کی رپورٹ کی کہ آج فلاں حادثہ کے مریض کثرت سے آرہے ہیں حالانکہ وہ تکلیفیں بیماریوں کا نتیجہ نہ تھیں کہ انہیں وبا کہا جائے۔ بلکہ حادثات تھے جو ایک ہی صورت میں ظاہر ہوتے اور لطیفہ یہ کہ چوٹوں کے مریض آنے شروع ہوئے تو کبھی پے در پے سر کی چوٹوں کے مریض آئے اور کبھی پے در پے لاتوں کی چوٹوں کے مریض آئے۔ اس تجربہ کے بعد انہوں نے تسلیم کیا کہ واقعہ میں یہ امر ایک حیرت انگیز قانونِ قدرت کے مخفی اسباب پر دلالت کرتا ہے۔

غرض علاوہ اس کے کہ بارشوں، خشک سالی، کھیتوں کے پکنے یا موسمی تغیرات کا تعلق اجرام فلکی سے ہے حوادث اور بعض غیر متعدی بیماریوں کا تعلق بھی اجرام فلکی سے ہے۔ چنانچہ میں نے یہ تجربہ کیا ہے کہ جس علاقہ میں پورا چاند گرہن ہو اس علاقہ میں اور اس موسم میں زچگی کی تکالیف بہت زیادہ نمایاں طور پر پیدا ہو جاتی ہیں۔ میں نے کئی دفعہ دوستوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے اور بعد میں اسی طرح مشاہدہ کیا ہے۔ پس ان امور سے ایک عام اندازہ اس امر کا کیا جا سکتا ہے کہ زمین و آسمان مل کر سارے عالم پر مختلف اثرات ڈالتے ہیں، اور اس قسم کے بعض مشاہدات سے بعض لوگ اس وہم میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ سورج، چاند، ستارے بھی خدائی میں شریک ہیں اور ان کے خوش کرنے کے لئے کئی قسم کی عبادات بجا لاتے ہیں مگر یہ سب وہم ہیں جو انسان کو انسانیت سے گرا کر حیوانیت کے مقام تک پہنچا دیتے ہیں۔

اصل حقیقت ان تاثیرات میں صرف اس قدر ہے کہ انسان اس تمام کائنات کو ایک طبعی مؤثر اپنے اعمال اور قویٰ پر سمجھے اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی اعانت کا طالب ہو تا کہ اپنے علم سے کام لینے کے بعد جن باتوں کا اسے علم نہیں ان میں خدا تعالیٰ کی مدد اس کی رہنمائی کرے اور اس کی غیبی حفاظت کے سامان کرے ورنہ اس قسم کے امور کو دیکھ کر اجرام فلکی کی عبادت کرنی تو ایسی ہی ہے جیسے کوئی طاعون کے کیڑوں یا ہیضہ کے کیڑوں کی عبادت شروع کر دے اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ملک کے بعض جاہل ان چیزوں کی عبادت کر بھی رہے ہیں۔ چنانچہ چیچک کی دیوی کی عبادت تو ہمارے ملک میں مشہور ہے۔

اسی وہم کی بنا پر ہمارے ملک میں چیچک کا نام نہیں لیتے بلکہ اسے ماتا یعنی ماں کہتے ہیں۔ تا کہ وہ مزعومہ دیوی خوش ہو کر ماتا کہنے والے ماں باپ کی اولاد کو چھوڑ دے (ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں۔)

غرض یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ زمین اور آسمان میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے آرام کے سامان پیدا کئے ہیں۔ لیکن یہ سب سامان ظاہر نہیں۔ ان میں سے ظاہر بھی ہیں اور مخفی بھی۔ پس انسان کو اس دنیا کے پیدا کرنے والے رَبّ سے تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ تا کہ وہ ان سے صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ان کی مخفی مضرتوں سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ انسان ساری تدبیریں کر لینے کے بعد بھی ارضی و سماوی تغیرات کے ضرروں سے کامل طور پر نہیں بچ سکتا۔ خدا تعالیٰ ہی پوری طرح اس کی حفاظت کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو دیکھو لوگ ان کے تباہ کرنے کے لئے کیسے جتن کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کی سب تدبیروں کو باطل کر دیتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے دشمنوں نے طرح طرح کے حملے کئے۔ آپؐ کو زہر دینے کی کوشش کی گئی مگر آپؐ کے ایک ساتھی تو شہید ہو گئے لیکن آپؐ جن کو زہر دینے کی اصل کوشش تھی محفوظ رہے آپؐ پر خفیہ کمین گاہوں میں بیٹھ کر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر دشمن ناکام رہا۔ علیحدگی میں آپؐ پر حملہ کرنے کی تدبیر کی گئی مگر اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی دشمن کو نامراد رکھا۔ گھر بلا کر اوپر سے پتھر پھینکنے کا منصوبہ یہود نے کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے الہام سے خبردار کر دیا اور دشمن کو شرارت کا اقرار کرنا پڑا۔ غارِ ثور میں دشمن سر پر پہنچ کر جس طرح لوٹا آج تک دنیا اس پر حیران ہے۔ یہ سب کچھ زمین آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کے فضلوں سے ہوا۔ آپؐ نے اس سے تعلق جوڑا تو اس نے آپؐ سے جوڑا اور سارے عالم کو آپ کی خدمت میں لگا دیا

شذرات

برطانیہ / سیاسی پناہ

بتایا گیا ہے کہ برطانوی ہوم آفس نے پاکستانیوں کی ان درخواستوں پر جو انہوں نے پناہ لینے کے لئے داخل کر رکھی ہیں۔ اب پہلے سے زیادہ چھان بین کرنی شروع کر دی ہے۔ خاص طور پر اب جب کہ پاکستان میں حکومت بدل گئی ہے اور اس میں بہت سی سیاسی پارٹیاں شامل ہو گئی ہیں۔ پہلے ان پاکستانیوں نے کسی پولیٹیکل پارٹی پر جارحیت کا ثبوت دیتے ہوئے درخواستیں دی تھیں لیکن اب چونکہ یہ پارٹیاں حکومت میں شامل ہو گئی ہیں اسلئے ان پر کسی تشدد یا جارحیت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ برطانوی حکومت کا خیال ہے کہ پناہ صرف ان لوگوں کو ملنی چاہیئے۔ جو سیاسی تشدد اور جارحیت کا شکار ہوں۔ اگر حکومت نہ بدلتی تو حالات بالکل مختلف ہوتے۔ جسطرح پہلے پناہ دی جاتی تھی۔ اسی طرح اب بھی پناہ دی جاتی لیکن چونکہ حکومت نے اپنے فیصلوں میں اس بات کو مدِنظر رکھنا ہوتا ہے کہ پناہ لینے والے کے اپنے ملک میں سیاسی حالات کیا ہیں۔ اسکے ساتھ کسی قسم کا تشدد کیا جا رہا ہے

پناہ لینے والوں کے وکلاء نے یہ بات پیش کی ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ بہت سی پولیٹیکل پارٹیاں حکومت میں شامل ہو گئی ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے پناہ کی درخواست دی ہے۔ وہ انفرادی طور پر اپنے علاقہ میں تشدد کا شکار ہوتے ہیں اور بعض علاقوں میں انفرادی تشدد پولیٹیکل پارٹی سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔ ان وکلاء نے بعض اخبارات کو بتایا ہے کہ جن ملکوں کی درخواستوں پر زیادہ چھان بین ہو رہی ہے ان میں پاکستان سب سے آگے ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے برطانوی دورے کے دوران اپنی پارٹی کے برطانوی دفاتر کو سختی کیساتھ اس بات سے منع کیا تھا۔ کہ جو لوگ صحیح طور پر پیپلز پارٹی کے کارکن رہے ہیں۔ ان کی درخواستیں وزارت داخلہ کو ارسال نہ کی جائیں۔ اگر کسی شخص کو اس

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

نظامِ خلافت کیا۔ کیوں اور کیسے؟

(نوائے وقت ملی ایڈیشن ۶۔ مئی ۱۹۹۳ء)

نظام خلافت کیا۔ کیوں اور کیسے کے عنوان پر "ایوانِ وقت" میں گفتگو ہوئی جس میں میزبانی کے فرائض ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی اور محمد شریف کیانی نے سرانجام دیئے گفتگو کا آغاز ان الفاظ سے کیا گیا۔

آج کی گفتگو محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی تحریک خلافت کے حوالے سے ہوگی۔ وہ ہمارے سامنے تحریک خلافت کے داعی کے طور پر آئے ہیں۔ ہم نے چند دردمند حضرات کو بھی دعوت دی ہے۔ یہ سب وہ حضرات ہیں جو برسوں سے مسلمانوں کی اس نعمت گم گشتہ "خلافت" کے حصول کے لئے کام کر رہے ہیں۔ میں ان سب حضرات کا ممنون ہوں۔ میں پہلے ڈاکٹر اسرار احمد صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ ابتدا میں وہ مختصراً اپنے نظریہ خلافت کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ ڈاکٹر صاحب کے بیان کا خلاصہ ان کے اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

... سب سے پہلے یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ کوئی نئی تحریک نہیں بلکہ نظام اسلام کے قیام کی تحریک۔ نظام مصطفٰے کے قیام کی تحریک یا اقامت دین کی تحریک یا غلبۂ اسلام کی تحریک درحقیقت یہ سب ایک ہی سلسلہ کی تحریکیں ہیں، یہ"

جہاں تک اس ملک میں نظام اسلام یا نظامِ خلافت کے قیام کی ضرورت ہے ... یہ تو اس ملک کے لئے واحد جواز ہے جس کے لئے یہ قائم کیا گیا.. لیکن ہم نے اصل مقصد کی طرف تا حال کوئی پیش قدمی نہیں کی۔ یہی سبب ہے کہ پاکستان کمزور ہے جس کے نتیجہ میں یہ ملک دولخت ہوا اور اب بھی انتشار و اختلال سے دوچار ہے۔ نہ مقصد کی وحدت ہے نہ قومی ہم آہنگی موجود ہے اور یہ تمام چیزیں ہمیں اس کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں۔"

.... اسلام اس کے برعکس خلافت کا تصور دیتا ہے کہ انسان حاکم نہیں بلکہ خلیفہ ہے اور اصل حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے .... انسان کے پاس خلافت ہے البتہ یہ خلافت جب تک نبوت کا سلسلہ جاری تھا شخصِ واحد کی ہوتی تھی... اب اجتماعی خلافت ہے اب یہ مسلمانوں کی ایک اجتماعی شئے ہے۔ چنانچہ مسلمان اپنے میں سے خلیفہ منتخب کریں گے گویا کہ خلافت DELIGA-TED ہے"

اصل میں نظام خلافت کو ہم نے تحریک کی شکل میں شروع کیا ہے۔ اس میں پیش نظر یہ بات ہے کہ یہ نظام انسانوں کو جو کچھ دیتا ہے اور ان کے جن حقوق کا ذمہ لیتا ہے ان برکات سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے کیونکہ ہمارے یہاں بدقسمتی سے کچھ عام لوگوں میں تصور قائم کر دیا گیا ہے کہ نظام خلافت یا نظام اسلام کے معنی صرف یہ ہیں کہ کوڑے لگیں گے۔ ہاتھ کاٹے جائیں گے وہ نظام خلافت جو کچھ انسانوں کو دیتا ہے اس کا صحیح ادراک لوگوں کو نہیں ہوا"

"جہاں تک معاشرت کا تعلق ہے۔ عورتوں پر اسلام نے کوئی قدغن عائد نہیں کی کہ وہ ترقی نہیں کر سکتیں یا قومی خدمات میں حصہ نہیں لے سکتیں لیکن اسلام کی سوسائٹی اور اس کے ارد گرد کا معاشرہ مخلوط نہیں ہے۔ ستر و حجاب کے احکامات ہوں گے۔ بنیادی طور پر مرد اور عورت کے درمیان اللہ تعالیٰ نے جو جسمانی اور نفسیاتی فرق رکھا ہے اس کی مناسبت سے ان کے بنیادی میدان کار ہیں۔ ان کی ذمہ داریاں ہیں۔ ان کی طرف ان کو راغب کیا جائے گا ..."

میجر جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے خلافت کے جواز اور ضرورت "کے بارے میں ڈاکٹر اسرار صاحب نے مکمل اتفاق کرتے ہوئے یہ سوال اٹھایا کہ

"آخر یہ نظام جس کی خوبی آج بھی ہر مسلمان کے دل میں زندہ و تابندہ ہے۔ یہ نظام صرف تیس سال ہی کیوں قائم رہا۔ اس کے بعد کیوں دم توڑ گیا؟"

ڈاکٹر صاحب نے اسے دشمنوں کا پروپیگنڈہ اور خلافِ حقیقت قرار دیتے ہوئے کہا کہ "یہ ضرور ہے کہ تیس سال تک وہ اپنی اصلی اور کامل شکل میں رہا۔ اس کے بعد اس میں تدریجاً زوال شروع ہوا.. میرے نزدیک اصل میں نبوت و رسالت کا اصل مقصد اتمام حجت ہے یعنی لوگوں پر حجت قائم کر لینا۔ حضور نے وہ نظام قائم کر کے اپنی انقلابی جدوجہد کے ذریعہ اس کا نمونہ دکھا دیا اب وہ حجت تو تا قیامت قائم رہے گی۔ یہ نظام عملی ہے۔ یہ قائم ہو سکتا ہے اسے قائم کیا جا چکا ہے اس کی تصویر موجود ہے۔ البتہ ابھی اجتماعیت کا انسانی شعور ارتقاء کی منزلیں طے کر کے اس سطح تک نہیں پہنچا تھا کہ اسے SUSTAIN کر سکے ...."

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے مذکورہ بالا سوال و جواب کے بعد اس سلسلہ میں کہا کہ

"... خلافت راشدہ کے بارہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ اتنا کامیاب اور مثالی نظام صرف تیس اکتیس سال چلنے کے بعد کیوں ختم ہو گیا یہ ایسے سوالات ہیں جن کے جوابات سے مسلمان نوجوان کی تشفی (نہیں ہوتی)

مولانا خورشید احمد گنگوہی نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے بعض سوالات دریافت کئے مثلاً یہ کہ خلافت راشدہ کے بعد اسلامی تاریخ میں کئی ایسی خلافتیں ہیں جن پر لفظ خلافت کا اطلاق ہوتا ہے۔ کیا ڈاکٹر صاحب اس بات کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ وہ تاریخ کی ان مجبوریوں یا ان کی دانست میں وہ حقیقت ہے تو حقیقتوں کی موجودگی میں لفظ خلافت کے ساتھ خلافت علی منہاج نبوت کا اضافہ کر دیں۔ ... دوسرا سوال یہ ہے کہ تحریک خلافت کے ساتھ ڈاکٹر صاحب نے لفظ پاکستان کا اضافہ کیا ہے۔ کیا تحریکِ خلافت پاکستان نام رکھنے کے بعد ہم نے ترکی، ایران اور مصر کے لوگوں کے لئے یہ راستہ نہیں کھول دیا کہ وہ اپنے اپنے مقام پر خلافت ترکی یا خلافت ایران قائم کرنے کی کوشش کریں

ڈاکٹر صاحب نے ان سوالات کا جواب دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا ... جہاں تک خلافت راشدہ کا تعلق ہے وہ میرے نزدیک وہی تھی جو تیس برس تک رہی۔ اس کی جو خصوصیت رہی وہ اب دوبارہ دنیا میں نہیں آسکے گی۔ کیونکہ وہ خلافت راشدہ تتمہ تھا دور نبوت کا۔ اب نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ اس کی خلافت اس درجہ کی خلافت راشدہ ہو سکتی ہے۔ باقی جو پاکستان کے ساتھ اس لفظ کا اضافہ کیا ہے۔ وہ درحقیقت اس اعتبار سے ہے کہ اس وقت ہمارا دائرہ کار صرف پاکستان میں ہے۔ دوسرے ملکوں تک نہ ہماری رسائی ہے اور نہ وہ ہمارے دائرہ اختیار میں ہے ... باقی جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں ہمارے پیشِ نظر عالمی خلافت ہے کسی ایک ملک کی خلافت نہیں اور ہمیں یقین ہے کہ کسی ایک ملک میں خلافت قائم ہو گی تو اس کی توسیع ہو گی اور بجلی کی رفتار سے قائم ہو گی۔ جس طرح آپ نے کہا خلافت ترکی قائم ہو جائے یا خلافت مصر۔ تو یہ صرف دلیل کے طور پر کہہ رہا ہوں۔ مجھے وہ بھی پسند ہو گی...."

چوہدری رحمت علی صاحب نے بھی اس ضمن میں یہی کہا کہ ... قرآن یہ نہیں مانتا کہ کسی ایک ملک میں خلافت کا نظام لایا جائے وہ پوری روئے زمین پر اسے لانا چاہتا ہے۔ پوری روئے زمین سے کم کسی ایک خطہ پر لے آنا غلط ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ حضور نے کسی ایک موقع پر بھی رسالت کو سعودی عرب تک محدود نہیں کیا۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے تحریک خلافت پاکستان" نام کیوں رکھا ... حقیقت میں نظام خلافت میں صرف ایک خلیفہ ہو سکتا ہے۔ جب ہم چار خلفاء کا جواز ڈھونڈیں گے تو ہم خلافت نہیں ڈھونڈیں گے کچھ اور اس کا نام رکھنا چاہیئے اور قرآن بھی یہی کہتا ہے جتنا عرصہ مسلمان تھے یہی تھیوری تھی ..." ڈاکٹر صاحب نے ان سوالات کا جواب دینے کی کوشش کرتے کہا ... تحریک خلافتِ پاکستان میں لفظ خلافت کے بعد زیر آپ نے لگائی ہے ہم نے نہیں لگائی۔ یہ تحریک خلافت پاکستان ہے یعنی پاکستان اس کا مرکز سمجھ لیجئے یا دفتر کہہ لیجئے .... دوسری بات کہ پوری دنیا میں ایک خلیفہ ہونا ہمارے نزدیک بھی مطلوب ہے اور ہونا چاہیئے لیکن کوئی ایسا طریقہ بتایا جائے جس سے پوری دنیا میں ایک دم ایسا ہونا ممکن ہو ..."

تمہیدی گفتگو میں بیان کی گئی وضاحت کے مطابق "خلافت" سرے سے وہ قرآنی نظام ہی نظر نہیں آتا جس کا ہمیشہ سے انتظار ہے اور جس کے لئے علامہ عبیداللہ سندھی۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور علی برادران نے مختلف رنگوں میں کوشش کی اور پاک و ہند کے مسلمانوں نے جانی و مالی قربانیاں پیش کیں۔

بہر کار گفتگو کی طرف سے اٹھائے جانے والے سوالات اور ان کے جوابات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اس بنیادی اہمیت کے مسئلہ کے متعلق بہت سے شبہات اور پیچیدگیاں موجود ہیں۔

"اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دو رنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور بھی عزیز ہے۔ اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ۔ اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھ لو۔"

(حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل

۱۹۔ مئی ۱۹۹۳ء

"دی نیوز انٹرنیشنل" کے ۱۹ مئی ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں خطوط کے کالم میں سید این شاہد حسین کہتے ہیں:

A call to arms

From Syed N. Shahid Hussain

The massacre and destruction of Muslims continues unabated all over the world, particularly in Bosnia.

All that the so-called leaders of the "Ummah" have done—when they are not fighting with each other—is to throw up their hands in impotence and beg the West for help.

How naive can we be? For, it is in the interest of the West to drag its feet till Bosnian Muslims have been totally destroyed and then to make token and completely useless gestures under the guise of humanitarian aid sent under so-called protection of the Western-manned UN force to try and hoodwink the world that the generous West has come to the help of the Muslims of Bosnia.

And if this strategy succeeds, the same scenario will be repeated in other Muslims areas till the "Ummah" has once again been reduced to "drawers of water and hewers of wood" as was done in the last two centuries.

Yet our leaders, instead of taking independent and bold action, prefer to make a bee-line to the headquarters of the western gang, hoping to get into their good books and be counted as faithful servants.

People of this region can surely ask countries like Turkey, Iran and Pakistan to demand immediate intervention in Bosnia by a UN force consisting mainly of personnel from these and other Muslim countries to:

—Halt the savage Serbs, and confine them in cages where such beasts belong.

—Try the Serbian gang leaders, including their President, for crimes against humanity and ensure proper punishment to all such criminals

—Help in rehabilitation and rebuilding of Bosnia by obtaining reparations from all those who were party to this inhumanity.

In case the UN is not prepared to act, Muslim countries must do so unilaterally because delays in ending this barbarism can no longer be tolerated.

If our leadership is faint-hearted, let the people demand and obtain action, even if a Khilafat-like movement is to be launched.

Will the "Ummah" wake up to this call to arms and act? Let us see.

Karachi.

The News International, Wednesday, 19 MAY 1993

ساری دنیا میں مسلمان ممالک میں مسلمانوں کا قتل عام بھی کیا جا رہا ہے۔ اور ان کی املاک بھی تباہ کی جا رہی ہیں۔ اور یہ کام جاری ہے خاص طور پر بوسنیا میں۔ امت کے نام نہاد لیڈروں نے اب تک جو کیا ہے خاص طور پر جبکہ وہ خود آپس میں جھگڑ نہ رہے ہوں صرف یہ ہے کہ نہایت کمزور (IMPOTENT) لوگوں کی طرح اپنے ہاتھ اٹھا دیتے ہیں۔ اور مغرب سے مدد مانگی ہے۔ کتنے بھولے بھالے ہیں ہم لوگ۔ کیونکہ مغرب کے مفاد میں تو یہ بات ہے کہ وہ اپنے پاؤں کو آہستہ آہستہ گھسیٹ کر آگے بڑھیں اور اس وقت تک وہ ایسا کرتے رہیں جب تک بوسنیا کے مسلمان کلی طور پر تباہ نہیں ہو جاتے اور جب ایسا ہو جائے تو وہ انسانی مدد کے ناطے کچھ ایسے کام کریں جو حقیقتاً بے کار ہوں۔ اور پھر یہ کہ مغرب کے لوگوں کی حفاظت میں اقوام متحدہ فوجی دستے بھیجے جس سے عالمی برادری کو دھوکا دینا مقصود ہو۔ اور بتایا یہ جائے کہ مغرب بوسنیا کے مسلمانوں کی مدد کر رہا ہے۔

اور اگر یہ بات کامیابی کے ساتھ کی جا سکے تو پھر اسے دیگر مسلم ممالک میں بھی دہرایا جائے جب تک کہ امت اس حالت کو نہیں پہنچ جاتی کہ اس کے افراد پانی بھرنے والے اور لکڑیاں کاٹنے والے ہو جائیں۔ جیسا کہ گذشتہ دو صدیوں میں ان کے ساتھ کیا گیا ہے۔

اس سب کچھ کے باوجود ہمارے لیڈر بجائے اس کے کہ آزادانہ طور پر اور بہادری کے ساتھ کوئی کام کریں۔ اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ مغربی ٹولے کے مرکز کی طرف دیکھیں اور یہ امیدیں لگائیں کہ وہ انہیں اچھا سمجھیں۔ اور اپنے وفادار خادم جانیں۔

اس علاقے کے لوگ یقیناً ترکی ایران اور پاکستان سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اقوام متحدہ کے فوجی دستوں کے ذریعے بوسنیا میں قتل عام کو ختم کروائیں اور یہ فوجی دستے ان مسلم ممالک کے افراد پر مشتمل ہونے چاہئیں۔ درندہ نما سربوں کو روکا جائے اور انہیں ایسے پنجروں میں بند کیا جائے۔ جہاں اس قسم کے جنگلی جانور بند کئے جاتے ہیں۔ سربوں کے لیڈروں پر مقدمہ چلایا جائے حتی کہ ان کے صدر پر بھی مقدمہ چلایا جائے۔ اور ان مقدمات میں ان کے جنگی جرائم پیش کئے جائیں جو انہوں نے انسانیت کے خلاف کئے ہیں اور اس بات کا انتظام کیا جائے کہ ان ملزموں کو سزا ملتی ہے بوسنیا کی تعمیر نو اس طرح کی جائے کہ جن لوگوں نے غیر انسانی افعال کے ذریعے اسے تباہ کیا ہے انہی سے تعمیر نو کے لئے ساز و سامان حاصل کیا جائے۔

اگر اقوام متحدہ اس سلسلے میں کچھ بھی کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو مسلمان ممالک کو از خود یہ سب کچھ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جس درندگی کا وہاں اظہار کیا جا رہا ہے اسے ختم کرنے میں تاخیر برداشت نہیں کی جا سکتی۔ اگر ہمارے لیڈر بزدل ہیں تو ہمارے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اس بات کا اظہار کریں کہ اب ایکشن کا وقت ہے۔ چاہے خلافت موومنٹ جیسی ہی کوئی تحریک کیوں نہ چلانی پڑے۔

کیا امت اس معاملے میں بیدار ہوگی یہ بات دیکھنے والی ہے۔

یہ خط کراچی سے لکھا گیا۔

دی نیوز انٹرنیشنل

۲۱۔ مئی ۱۹۹۳ء

Voice of the people

From Safia Bano

Having grown up during the struggle of independence and taken active part in its independence movement for ten years before we migrated to Pakistan from what is now India, I sometimes reflect on the sacrifices many of us had to make: seeing our loved ones murdered in front of us, young girls raped and kidnapped while everyone stood by helpless. It was a dream that Pakistan would be prosperous, united and strong. It was also the dream of the founder of this nation of ours.

Since its creation I have seen the same acts repeated time and again to my beloved Pakistan. And this time it is not the Hindus or Sikhs but Pakistanis for whom we suffered the atrocities so that they would live prosperous, independent and peaceful lives.

Pity the nation which stands by and sees all this happen and does nothing to preserve the ideals of the founders of this nation.

I was hopeful that before I passed away I would have finally seen this dream come true. Alas! that was not to be. Are there no patriots left? Or has the nation lost what it took us to create this country of ours?

Here I repeat the question which was poced by Ayub Khan's wife when people on the streets started to use down to earth language about him. She asked him: "If what people on the streets are saying is true, then you better not stay on as the President." Ayub Khan who had dignity and self respect, quit.

Islamabad

The News International, Friday, May 21, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۲۱ مئی ۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں صفیہ بانو کہتی ہیں:۔

میں آزادی کی جدوجہد کے زمانہ میں پلی بڑھی۔ اور میں نے آزادی کی تحریک میں دس سال تک بھرپور حصہ لیا۔ قبل اس کے کہ میں اس علاقے سے جسے انڈیا کہا جاتا ہے پاکستان آگئی۔ میں بعض اوقات ان قربانیوں کے متعلق سوچتی ہوں جو ہم میں سے بہت سے لوگوں نے دیں۔ ہمارے پیارے لوگ ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کئے گئے نوجوان لڑکیوں سے جنسی زیادتی کی گئی اور انہیں اغوا بھی کیا گیا۔ جب کہ تمام لوگ بے بسی کی حالت میں کھڑے دیکھ رہے تھے۔ یہ ایک خواب تھا کہ پاکستان ایک خوشحال ملک ہوگا جو متحد ہوگا اور مضبوط۔ یہ خواب اس قوم کے خالق نے بھی دیکھا تھا۔

جب سے پاکستان قائم ہوا ہے۔ میں اسی قسم کی کارروائیاں دہرائی جاتی دیکھ رہی ہوں۔ اور یہ کارروائیاں بار بار ہمارے پیارے پاکستان میں دہرائی جا رہی ہیں۔ لیکن اب ہندو اور سکھ ایسا نہیں کر رہے۔ بلکہ پاکستانی جن کے لئے ہم نے تکالیف برداشت کیں اور مظالم سہے تاکہ وہ خوشحال زندگی بسر کریں۔ آزاد رہیں اور انہیں امن میسر ہو۔ ایسی قوم سے ہمدردی پیدا ہونی چاہیئے جو یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی ہو۔ اور اپنے وطن کے خالق کے اہداف کو پورا کرنے کے لئے کچھ بھی نہ کر سکے

میں اس امید سے پُر تھی کہ اس دنیا سے کوچ کر جانے سے پہلے میں اپنے خواب کو پورا ہوتے دیکھ لوں گی۔ افسوس ایسا نہیں ہونا تھا۔

کیا ہمارے پاس کوئی محب وطن لوگ نہیں ہیں یا ہماری قوم نے وہ سب کچھ کھو دیا ہے۔ جس کے بل بوتے پر ہم نے یہ ملک بنایا تھا۔

یہاں میں وہ سوال دہرانا چاہوں گی۔ جو ایوب خان کی بیوی نے ان سے کیا تھا اور یہ سوال اس وقت کیا گیا تھا جب لوگ سڑکوں پر نکل آئے تھے۔ اور ان کے خلاف غلیظ زبان استعمال کی جا رہی تھی۔ ان کی بیوی نے ان سے کہا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

مکرم سیّد سجّاد احمد صاحب

ربوہ سے لکھتے ہیں:

ان دنوں میں پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ جہلم میں اکاؤنٹس انچارج تھا۔ فیکٹری کے احاطہ میں سینئر سٹاف اور مہمانوں وغیرہ کے لئے HUTS بنے ہوئے تھے۔ انہی میں سے ایک میں میری رہائش تھی اور ایک HUT عبادت کے لئے مختص تھا۔ ایک صبح فجر کی عبادت کے لئے اٹھا تو وقت تنگ تھا میں نے جلدی جلدی وضو کیا اور اپنے کمرے کی بتی بجھائے بغیر عبادت کے کمرہ میں چلا گیا۔ عبادت کروانا میرے سپرد تھی اور احباب منتظر تھے۔ میرے پہنچتے ہی مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب مینجنگ ڈائریکٹر بھی عبادت کے لئے تشریف لائے اور دروازہ کے ساتھ والے سوئچ بورڈ پر کمرہ کے بلب کے سوئچ پر انگلی رکھ کر اسے آف کر کے پھر آن کر دیا اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا "شاہ صاحب سوئچ آف اور آن کرنے میں صرف ایک سیکنڈ لگتا ہے۔"

مکرمہ ساجدہ نسرین صاحبہ

جہلم شہر سے لکھتی ہیں:

پردہ عورت کی زینت ہے عورت کا روپ ہے مجھے فخر ہے کہ اپنے شریک زندگی کی خواہش کا میں احترام رکھتے ہوئے ہوں اور تادم آخر ان کی اس خواہش کے احترام میں گذر رہے۔ میں نے کچھ ماہ قبل برقعہ سلوایا برقعہ میں کچھ تبدیلی تھی۔ لیکن یہ تبدیلی میرے میاں کو پسند نہیں آئی جب بھی ان کے ساتھ کہیں گئی۔ انہوں نے توجہ دلائی کہ آپ کا پردہ مکمل نہیں۔ ماتھا ننگا ہے ہر بار شرمسار ہوتی بہت کوشش کرتی کہ میرا ماتھا اوپر کے نقاب سے ننگا نہ رہے لیکن نقاب کی کیفیت ہی ایسی تھی۔

ایک دن برقعہ دھلوا کر اوپر برآمدے میں ڈالا برابر کے گھر سے کچھ کپڑے میرے گھر میں گرے تھوڑی دیر بعد بچے آئے اپنے کپڑے لینے کو اوپر گئے اپنے کپڑے لینے کو اور ساتھ میرا نقاب بھی لے گئے۔ بہتیرا ڈھونڈا نہ ملا۔ اب کیا حاصل تھا کیا کروں؟ پرانے سنبھالے ہوئے کپڑوں سے پرانا برقعہ کا نقاب نکالا اور وہ لینا شروع کیا۔ لیکن مجھے یہ نقاب لیتے ہوئے دل کو تسلی ہو گئی۔ کہ میرا پردہ مکمل ہے۔ کاش میں نے پہلے خیال کیا ہوتا۔ مقصد تحریر یہ ہے کہ ہر باپ ہر بھائی ہر خاوند کی توجہ سے ہر عورت کا پردہ مکمل بن سکتا ہے کوشش اور ہمت و دلیری کی ضرورت ہے۔ میرے میاں کی توجہ سے میری اصلاح ہوئی میرے بیٹے پردہ کی اہمیت کو عملی طور پر جان رہے ہیں۔ وہ آگے پردہ کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلانے کی ضرور کوشش کریں گے۔

ریلی واقفینِ نو حافظ آباد

مورخہ ۱۴؍ مئی ۱۹۹۳ء بروز جمعہ صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر تک حلقہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام واقفین نو بچوں کی ایک ریلی کا انعقاد ہوا۔ ریلی بیت حافظ آباد میں منعقد ہوئی۔ جس کو نہایت پُروقار اور خوبصورت طریق پر رنگ برنگی جھنڈیوں اور بینروں سے سجایا گیا تھا۔ حلقہ حافظ آباد کے علاوہ پریم کوٹ۔ کولوتارڑ۔ چھنی جاناں پنڈی بھٹیاں اور کٹھیالہ کی جماعتوں نے حصہ لیا۔ مکرم ناصر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بطور مرکزی نمائندہ تشریف لے گئے۔

اس ریلی میں ۴۰ واقفین نو۔ ۳۰ والد صاحبان۔ ۳۰ مائیں اور ۲۰ دیگر افراد نے حصہ لیا۔ کل حاضری ۱۲۰ رہی۔ ان تمام جماعتوں میں کل ۵۰ واقفین نو ہیں۔ اس طرح واقفین نو کی حاضری ۸۰ فیصد رہی۔ جو کہ قابل تعریف ہے۔

تربیتی اجلاس میں مکرم ناصر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ مکرم ڈاکٹر ناصر احمد جاوید صاحب اور مکرم محمد یٰسین ربّانی صاحب نے تقاریر کیں۔ کھیلوں کے پروگرام میں ٹرائی سائیکل ریس۔ دوڑ۔ قلابازیاں۔ جھولے اور کشتیاں شامل تھیں۔ جن میں واقفین نو نے بڑی گرمجوشی سے حصہ لیا۔

تین ڈاکٹر صاحبان نے ۴۰ واقفین نو کا تفصیلی میڈیکل چیک اپ کیا اور جنہیں ضرورت تھی ان کو مفت ادویات فراہم کیں۔ اپنی نوعیت کی یہ پہلی ریلی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر رنگ میں نہایت کامیاب رہی۔

مختصرات

مکرم رانا فیض بخش صاحب نون ساکن جمال والا تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان لکھتے ہیں:

اکثر لوگ جب کسی اعلےٰ مرتبے پر پہنچ جائیں۔ دولت گھر میں آ جائے یا اعلیٰ تعلیم حاصل ہو جائے تو چھوٹے چھوٹے کاموں کو اپنے ہاتھ سے کرنا پسند نہیں کرتے۔ اور اسے گھٹیا کام خیال کرتے ہیں۔ کل جب میں بیت الحمد میں نماز پڑھنے گیا تو بیت کو معمول سے زیادہ صاف ستھرا پایا۔ عمارت کے علاوہ صحن بھی خس و خاشاک سے پاک تھا۔ میں نے معلوم کیا کہ یہ کام کس نے کیا ہے تو پتہ چلا کہ یہ کام اپنے ہاتھ سے کرنے والا شخص ایک خوشحال زرعی گھرانے کا فرد ہے اور خود بھی ایم اے پاس ہے اور ایک گورنمنٹ ہائی سکول میں بطور ہیڈ ماسٹر تعینات ہے۔ معلوم ہوا کہ ان صاحب نے اکیلے یہ کام محض حصول ثواب کے لئے کیا ہے۔ ہمارے نوجوانوں کے لئے یہ مثال قابل تقلید ہے۔ اللہ تعالےٰ سب نوجوانوں کو ایسی اچھی مثالیں قائم کرنے کی توفیق دے۔

بقیہ: صـ ۵

تھا کہ اب جو باتیں لوگ گلی کوچوں میں کہہ رہے ہیں اگر وہ سچی ہیں تو آپ کو صدارت کا عہدہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ ایوب خان ایک باوقار اور اپنی عزت کا پاس کرنے والے انسان تھے۔ انہوں نے صدارت کا عہدہ چھوڑ دیا۔

(یہ خط اسلام آباد سے لکھا گیا)

بقیہ: صـ ۳

قسم کا سرٹیفکیٹ دینا ہی پڑے تو یہ سرٹیفکیٹ پاکستان سے دیا جانا چاہیئے۔ جہاں اس بات کی چھان بین کی جائے گی کہ درخواست دہندہ واقعی پارٹی کا فرد ہے اور وہاں کا رہنے والا ہے۔ جہاں اس پر تشدد کیا جاتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ عام طور پر برطانیہ میں داخل کروانے کے لئے ایجنٹ ۲۵۰۰ پاؤنڈ وصول کرتے ہیں۔ حکومت کو اس بات کی فکر لاحق ہے کہ پناہ لینے والوں کی تعداد بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے

قوسِ قزح کے رنگ ہیں جتنے، رنگ تمہارے اپنے ہیں
روشن روشن سورج اپنا، چاند ستارے اپنے ہیں

اپنے ان رنگوں سے تمہارے نکہت بھیلی کرنیں پھوٹیں
پھول بنو یا چاند بنو سب رُوپ نظارے اپنے ہیں

جذبے ان کے صادق صادق، پھول بکھیر رستوں میں
راہِ مولا کے سب قیدی، عشق کے مارے اپنے ہیں

روشن ہے تاریخ انہی سے، روشن ان سے دھرتی ہے
ہم نے تو اس دھرتی پر بھی چاند اتارے اپنے ہیں

تم نے کیا دیکھا کیا سوچا، چپکے سے دل میں آ بیٹھے
خیر تکلّف اس میں کیسا، ہم بھی تمہارے اپنے ہیں

مدّ نظر ہے ذات تمہاری پیار تمہارا من بھاتا
بعد کی مجھ کو فکر نہیں کچھ، سُود خسارے اپنے ہیں

ہم بھی تمہارے، دل بھی تمہارا، دل میں تم ہی بستے ہو
دل سے ہمارے شعر جو نکلے، شعر تمہارے اپنے ہیں

مقصود الحق

جرمنی

جہاں تک وزارت داخلہ برطانیہ کے اعداد و شمار کا تعلق ہے ان سے پتہ چلتا ہے کہ ۹۲-۱۹۹۱ء میں ۳۱۳۸ پاکستانیوں نے سیاسی پناہ کی درخواست دی۔ جبکہ ۹۱-۱۹۹۰ء میں یہ تعداد صرف ۱۹۰۴ تھی۔ ۱۹۸۹ء میں یہ تعداد ۲۸۵ تھی۔

کہا جاتا ہے کہ سیاسی طور پر سب سے زیادہ بڑا دور جنرل ضیاء الحق کا تھا جب کہ سیاسی لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں ہوا۔ ۱۹۷۹ء میں صرف ۸۴ درخواستیں تھیں۔ ۱۹۸۳ء میں جب جمہوریت کے لئے یہاں تحریک چلائی گئی۔ تو صرف ۳۶ افراد ایسے تھے جنہوں نے سیاسی پناہ کی درخواست دی تھی۔ اس سے پہلے ۱۹۸۷ء میں ۴۵۹ افراد نے درخواست دی تھی۔ اور سمجھا جاتا تھا کہ اس زمانے میں یہ تعداد بہت زیادہ ہے۔

دُعا کرنا اور کروانا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ دُعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے۔ اس وقت سمجھنا چاہیئے کہ دُعا قبول ہو گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم راجہ منظور احمد صاحب کی بہن محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ کے بیٹے حماد احمد بمقام ابوظہبی کا گھٹنے کا اپریشن آسٹریا میں ہوا ہے۔

○ مکرم محمد احمد بھٹی صاحب منتظم اطفال دارالعلوم جنوبی ربوہ لمبے عرصہ سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد علی خالد۔ صدر جماعت احمدیہ موسے والا تحصیل ڈسکہ پر بعض راہزنوں نے حملہ کیا جسکے نتیجہ میں ان کی بائیں آنکھ پر شدید زخم آیا ہے۔ آنکھ میں کافی سوجن اور درد ہے اور آنکھ بند ہے۔

○ مکرم محمد اکرم صاحب اعوان آف اسلام آباد عرصہ چار پانچ ماہ سے بعارضہ جلد بیمار ہیں اور مرض کی قسم نہایت پیچیدہ ہے۔ ہومیو ڈاکٹر کے زیر علاج ہیں کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔

○ مکرم میاں خیر محمد صاحب احمدی ڈیرہ غازی خان کا پوتا فاروق احمد بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے اب دوسرا حملہ ہے اور کافی کمزور ہو گیا ہے۔

○ مکرم عبدالرحمن عزیز صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ ڈرگ کالونی کراچی اپنی اور اپنے بھائی چوہدری عبدالرحیم صاحب مجاہد ساہیوال کی صحت نیز اپنے بھتیجے مکرم عبدالقدیر صاحب اسیر راہ مولا کی جلد رہائی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرم ملک محمد یوسف صاحب ڈرائیور فضل عمر ہسپتال اطلاع دیتے ہیں کہ انکی ہمشیرہ امۃ الکلثوم صاحبہ برین ہیمرج کیوجہ سے ۴ مئی سے بیہوش ہیں۔ بیہوشی تا حال جاری ہے اور حالت تشویشناک ہے

○ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۴۸/۱۰ آر اقبال نگر ضلع ساہیوال ٹریفک کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہوئے ہیں۔ ان کی دونوں ٹانگوں میں فریکچر ہوئے ہیں۔ ان دنوں جنرل ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

قرارداد تعزیت

جملہ صدران جماعت ہائے احمدیہ امارت سمبڑیال ضلع سیالکوٹ نے محترم چوہدری فیض احمد صاحب سابق امیر جماعت تحصیل ڈسکہ آف کوٹ کرم بخش کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کے درجات کی بلندی کی دعا کی ہے اور کہا ہے کہ موصوف کی شخصیت پاکیزہ اخلاق اور اوصاف حمیدہ سے بھرپور تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۹۰۱ میں نیلوفر ظفر بنت بشیر احمد ظفر قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۹-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نیلوفر ظفر بنت بشیر احمد ظفر۔ بی-۱ معصوم شاہ سٹریٹ کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر۱ عطاء الرحمن قریشی دادا موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ بشیر احمد ظفر والد موصیہ

مسل نمبر ۲۸۹۰۳ میں ساجدہ جمال بنت چوہدری جمال احمد صاحب قوم جٹ جالب پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۳۱ ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱۲-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی وزنی ۳ تولہ مالیتی -/۱۰۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ ساجدہ جمال ۱۳۱ ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ منظفر احمد ناصر وصیت نمبر ۲۶۹۴۱

مسل نمبر ۲۸۹۰۴ میں سیدہ سلمیٰ شاہین زوجہ چوہدری جمال محمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۳۱ ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱۲-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۴ تولہ مالیتی -/۱۱۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ سیدہ سلمیٰ شاہین مکان نمبر ۱۳۱ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵ گواہ شد نمبر۲۔ منظفر احمد ناصر وصیت نمبر ۲۶۹۴۱۔

مسل نمبر ۲۸۹۰۵ میں عابدہ جمال بنت چوہدری جمال محمد صاحب قوم جٹ جالب پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۱۳۱ ناصر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱۲-۹۲ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور ۳ تولہ مالیتی -/۱۰۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عابدہ جمال مکان نمبر ۱۳۱ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ بشیر احمد ظفر وصیت نمبر ۲۷۷۴۸۔

زعماء کرام۔ کیا آپ نے سال ۱۹۹۳ء کی تجنید مرکز میں ارسال کر دی ہے۔

قائد تجنید مجلس انصاراللہ پاکستان

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۸ جون ۔ شدید گرمی اور لو کی صورتحال میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔

○ صومالیہ میں گزشتہ دنوں ۲۸ پاکستانی فوجیوں کی شہادت کے بعد صومالیہ کے دارالحکومت موگادیشو میں پاکستانی ہیڈکوارٹر ایک اور حملہ کیا گیا۔ کمبوڈیا میں بھی پاکستانی فوج اور چھاپہ ماروں کے درمیان جھڑپ ہوئی۔ کیمپ روج کے حملہ آوروں نے تین گھنٹے تک فائرنگ کی جس کے نتیجے میں دو حملہ آور ہلاک اور دو پاکستانی زخمی ہو گئے۔

○ ۲۰ شدید زخمی پاکستانی فوجیوں کو لے کر ایک طیارہ صومالیہ سے پاکستان پہنچ رہا ہے۔ دیگر ۳۶ پاکستانی فوجیوں کا علاج موگادیشو میں ہی کیا جا رہا ہے۔

○ لاہور ہائیکورٹ میں پنجاب اسمبلی توڑے جانے کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت کے دوران فاضل عدالت نے آبزرویشن دیتے ہوئے کہا کہ اگر اسمبلی ۴ بجے توڑی گئی تھی تو اسے خفیہ کیوں رکھا گیا۔ اس خبر کو الیکٹرانک میڈیا اور اخبارات کو کیوں جاری نہ کیا گیا۔

○ حکومت کے وکیل مسٹر فخر الدین جی ابراہیم نے پنجاب اسمبلی توڑے جانے کے خلاف رٹ کی سماعت کے دوران کہا کہ درخواست دہندہ نے گورنر پر وقت جعلسازی سے تبدیل کرنے کا الزام لگایا ہے جو سنگین فوجداری جرم ہے گورنر کو عدالت میں بلا کر پوچھا جائے کہ مسٹر گورنر کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے جعلسازی کی ہے۔ فاضل وکیل نے امید ظاہر کی کہ صوبے کے گورنر کو آئینی تحفظ حاصل ہے کہ وہ عدالت میں نہیں بلوائے جا سکتے مگر میرا خیال ہے کہ وہ اپنی عزت کے تحفظ کیلئے خود پیش ہو جائیں گے۔

○ سیکرٹری خارجہ مسٹر شہر یار نے کہا ہے کہ صومالیہ سے پاکستانی فوج واپس نہیں بلائی جائے گی۔ سلامتی کونسل نے اپنی قرارداد میں اقوام متحدہ کی فوجوں کو حکم دیا ہے کہ وہ سانحہ کے ذمہ داروں کا پتہ چلا کر انہیں گرفتار کریں۔ پاکستانی فوجیوں کی ہلاکت میں جنرل عدید کا ہاتھ ہے۔

○ صومالی ملیشیا نے ان پانچ پاکستانی فوجیوں کو رہا کر دیا ہے جو حملے کے دوران اغوا کر لئے گئے تھے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف سے مذاکرات کے لئے ابھی تاریخ طے نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ پہلی بار وزیر اعظم کے گھر رینجرز تعینات کئے گئے ہیں۔ کیا یہاں ہمیشہ پیسہ اور ڈنڈا چلتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ مذاکرات حکومت اور اپوزیشن کے درمیان براہ راست ہونے چاہئیں کسی کے سر پر بندوق رکھ کر اسے مذاکرات کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان کا سیاسی بحران حل نہیں ہوا۔ صدر کے خاص آدمی نے قومی اسمبلی کو پھر سے توڑنے کی دھمکی دے دی ہے۔

○ پونچھ سیکٹر میں پاکستانی اور بھارتی فوجیوں نے ایک دوسرے پر شدید گولہ باری کی کنٹرول لائن پر پاکستانی فوج کی جوابی فائرنگ سے ۳ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ متعدد زخمی ہوئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر انتخابات کے متبادل کوئی تجویز آئی تو اس پر بھی غور کیا جا سکتا ہے انہوں نے کہا کہ قومی امور پر وہ نواز شریف سے مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز، پوٹنسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات خالی شیشیوں کے علاوہ اور ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔
شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ہٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 / کلینک 606

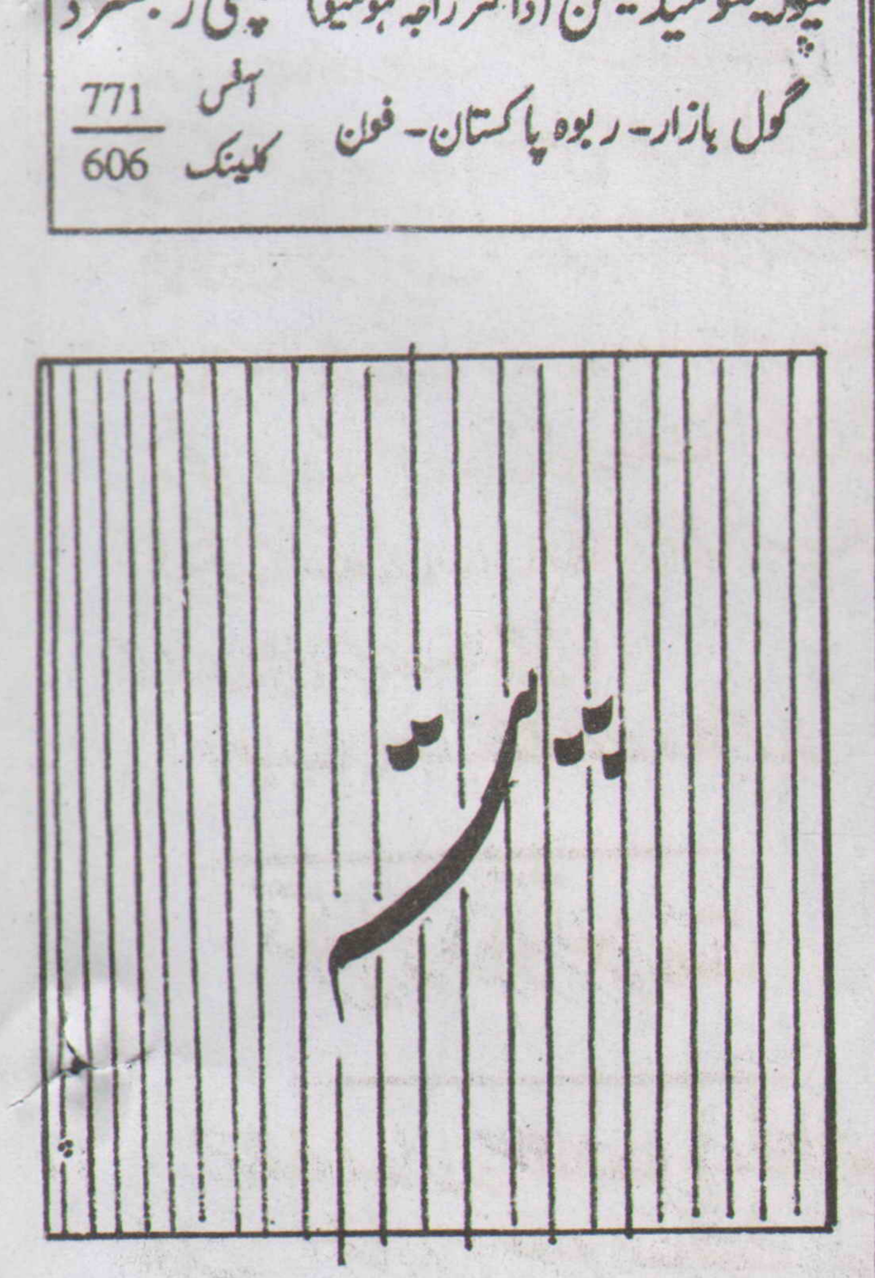

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111-89